© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

لوۂ حسنِ ازل کے آئینہ داروں کو دیکھ — لالہ زاروں کو سمن زاروں کو گلزاروں کو دیکھ
ہل دل آرام دیتے ہیں دل آزاروں کو دیکھ — برگِ گل کے سایۂ گلرنگ میں خاروں کو دیکھ
التیں ٹوٹے دلوں کی دیکھنی ہیں گر تجھے — جاگ ہنگامِ سحر اور ڈوبتے تاروں کو دیکھ
ولتِ دنیا تو کیا، ہیں بے نیازِ دو جہاں — منعم کوتہ نظر ان کے طلبگاروں کو دیکھ
ندگی کی عشرتوں میں غم سے گھبراتا ہے کیوں — خار بھی دامن میں ہیں پھولوں کے گلزاروں کو دیکھ
نوں سے دے رہے ہیں اپنی یہ درسِ خودی — خامشی بھی ان کی ہے تقریر کہساروں کو دیکھ
امیابی کی ضمانت ہے مذاقِ جستجو — زندگی میں زندگی آموز آثاروں کو دیکھ
فر و ایماں میں نہیں باقی ہے کوئی امتیاز — رشتۂ تسبیح سے پیوستہ زناروں کو دیکھ
بنمِ تر، بوئے گل، رنگِ چمن، موجِ ہوا — کس طرح گرمِ سفر ہیں ان سبکساروں کو دیکھ
ل کی آنکھوں سے گل و لالہ کی اک دن سیر کر — یعنی آغشتہ بخوں ان کے دلِ افگاروں کو دیکھ
راہ میں گرمِ سفر رہنا ہی منزل ہے تری — تو نہ منزل کو نہ منزل کے طلبگاروں کو دیکھ
نبرہ تو خود ہی کر لے اپنی مشقِ ناز پر — اپنے خون آلودہ پیکانوں کو سوفاروں کو دیکھ
سر جھکا کر ہیں ندامت سے طلبگارِ کرم — مالکِ روزِ جزا اپنے گنہگاروں کو دیکھ

گل تو ہیں بیگانۂ رسمِ محبت اے آلم
جو لپٹ جاتے ہیں دامن سے تو ان خاروں کو دیکھ

© rasailojaraid.com